

ایران کا جدید آئینی مسودہ

ڈاکٹر سید علی رضا نقوی

ایران میں ایک طویل عوامی جدوجہد اور حالیہ اسلامی انقلاب کے بعد شہنشاہیت کے ڈھائی ہزار سالہ دور کا خاتمہ ہو گیا اور اس کے نتیجے میں عارضی طور پر ایک ننگران حکومت بن گئی جس نے ۳۰-۳۱ مارچ ۱۹۷۹ء کو استصواب رائے عامہ کر لیا جس میں عوام کی بھاری اکثریت (۹۸.۲۱ فیصد) نے اسلامی جمہوریہ کے قیام کے حق میں رائے دی۔ اس کے بعد ایک آئینی مسودہ ایران کے بعض علماء و ماہر قانون کی کمیٹی کی طرف سے تیار کیا گیا اور حال ہی میں اسے شائع کر کے اس کے بارے میں لوگوں سے رائے طلب کی گئی ہے۔ آئندہ چند ہفتے میں ایک ماہرین کی منتخب کمیٹی ان آراء و نظریات پر غور کر کے ایک آئینی مسودہ تیار کر کے عوام کے سامنے استصواب رائے کے لئے پیش کرے گی اور اس آئینی مسودہ کی عوامی منظوری کے بعد اسے نافذ کر دیا جائے گا اور آئندہ قومی اسمبلی اور صدارت جمہوریہ کے اختیارات اس آئین کے تحت عمل میں آئیں گے۔

واضح رہے کہ ایران میں سابق خاندان پہلوی سے پہلے قاجاری خاندان کی حکومت کے دوران ایک عوامی آئینی تحریک جیسے تحریک منروطیت کہتے ہیں شروع کی گئی جس کا مقصد ایران میں استبداد، مطلق العنانی اور شخصی حکومت کو ختم کر کے آئینی حکومت کا قیام تھا۔ ایک طویل جہاد اور ہزاروں جانوں کی قربانی کے بعد بالآخر ۱۹۰۶ء (۱۳۱۱ جمادی الآخرہ ۱۳۲۳ھ) کو ایک آئین پر اس وقت کے شہنشاہ ایران نے دستخط کر دیئے اور اس طرح اس نے آئین کا پابند رہنے کا وعدہ کیا لیکن اس نے بعض ایرانی دفعت پر یکر عمل نہیں کیا۔

۱۹۲۵ء میں رضا شاہ نے قاجاری خاندان کا خاتمہ کر کے پہلوی خاندان کی حکومت کی بنیاد ڈالی۔ ۱۹۳۲ء میں اسے اتحادیوں نے معزول کر کے اس کے بیٹے محمد رضا شاہ کو اس کی جگہ تخت پر بٹھا دیا جو حالیہ اسلامی انقلاب کی کامیابی تک ایران پر حکومت کرتا رہا۔ اس کے دور میں آئین میں چند بنیادی تبدیلیاں لائی گئیں اور بعض صریح آئینی خلاف ورزیاں بھی کی گئیں۔ ایرانی آئین کو پس پشت ڈال کر سابق شاہ نے عوام کے حقوق کو غصب کر کے ایک شخصی مطلق العنان استبدادی حکومت شروع کر دی جس کے خلاف گذشتہ سال ایک تیز دست عوامی انقلاب کے نتیجے میں اس کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا اور ایران کی تاریخ میں ایک نئے

عوامی دودھ کا آغاز ہوا۔

ہم یہاں ایران کے جدید آئینی مسودہ کا خلاصہ پیش کرتے ہیں۔

بنیادی اصول :- ایران کی مملکت اسلامی جمہوریہ ہوگی (دفعہ ۱) اس کا نظام ایک ایسا اتحادی نظام ہوگا جو اسلام کے بنیادی فعال اور انقلابی تہذیب کی اساس پر قائم ہو اور جس کا انحصار انسانی قدر و عظمت، ہر قسم کے تہذیبی سیاسی اور اقتصادی امتیازات کی نفی اور اسلامی تعلیمات کے مطابق لوگوں کو مفید علوم و تمدن کے مواقع سے استفادہ کرنے کی ضرورت پر ہوگا (دفعہ ۲)۔ حکومت کی بنیاد عوام کی رائے پر ہوگی اور ملک کے تمام مسائل کو تسرانی

احکامات کے مطابق عوام کی منتخب اسمبلیوں کے ذریعہ حل کیا جائے گا (دفعہ ۳)۔ تمام قومیتوں کو مساوی حقوق حاصل ہوں گے (دفعہ ۵) آزادی اور استقلال کی ضمانت اور عقیدہ، تحریک و تقریر اور دوسری قانونی آزادیوں کو کسی سے سلب نہیں کیا جائے گا (دفعہ ۶)۔ ہر قسم کی توسیع پسندانہ مداخلت سے اجتناب اور دنیا کی کمزوروں کی ہر جدوجہد کی حمایت کی جائے گی (دفعہ ۷)۔ جدید علوم و فنون سے استفادہ کر کے ملکی صنعت و زراعت کو فروغ دیا جائے گا۔ لیکن دوسرے نظاموں سے ہر قسم کی وابستگی اور ان سے متاثر ہونے سے پرہیز کیا جائے گا (دفعہ ۸)۔ ہر فرد کو محنت کی آزادی ہوگی اور ہر قسم کا استحصال ممنوع ہوگا (دفعہ ۹)۔ حکومت تمام لوگوں کو تعلیم و تربیت کے مواقع فراہم کرے گی تاکہ ان کی محدودیت کسی کی ترقی میں حائل نہ ہو (دفعہ ۱۰)

حکومت خاندان کی تشکیل اور ازدواجی زندگی کے استحکام کے اسباب فراہم کریگی (دفعہ ۱۱)۔ ماں کو اپنے بچوں کی تربیت کا حق ہوگا اور لڑکیوں کی تعلیم و تربیت معاشرہ کا فرض ہوگا جس کے لئے ہر ماں کے لئے مادی اور روحانی امکانات فراہم کئے جائیں گے (دفعہ ۱۲)۔

سرکاری مذہب اور اقلیتیں :- ایران کا سرکاری دین اسلام اور مذہب جعفری ہوگا جو ایران کے مسلمانوں کی اکثریت کا مذہب ہے لیکن دوسرے مذاہب کا بھی پورا پورا احترام کیا جائے گا بشمول زیدی، حنفی، مالکی، شافعی اور جبل مذاہب کے، اور جہاں جہاں ان کے پیرو اکثریت میں ہیں وہاں ان مذاہب کے مطابق عمل ہوگا۔ شخص قوانین اور دینی تعلیم و تربیت کے معاملہ میں ہر مسلمان کو اپنے مذہب کے مطابق عمل کرنے کی آزادی ہوگی (دفعہ ۱۳)۔ ایران میں زرتشتی، یہودی اور عیسائی لوگ جو سرکاری طور پر دینی اقلیتیں شمار کئے جاتے ہیں ان کو دینی مراسم کی بجائے آدری، اپنی دینی تعلیمات اور شخص قوانین پر عمل کی آزادی ہوگی (دفعہ ۱۴)۔

اقتدار اعلیٰ اور حکومت کے شعبے :- قومی اقتدار اعلیٰ تمام عوام کا مشترک حق ہے اور اسے کسی ذات یا خاص گروہ کے مفادات کے لئے استعمال نہیں کیا جائے گا۔ (دفعہ ۱۵)۔

حکومت کے ذمہ دینی شعبے، مقننہ، عدلیہ اور انتظامیہ ایک دوسرے سے آزاد ہوں گے۔ (دفعہ ۱۶) مقننہ کے اختیارات

کا استعمال تو ہی اسمبلی کے ذریعہ ہوگا جس کے فیصلے صدر جمہوریہ کی توثیق کے بعد عدلیہ اور احتفامیہ کو نفاذ کے لئے بھیج دیئے جائیں گے۔ اہم اقتصادی، سیاسی اور معاشرتی مسائل میں محققین کے اختیار کا استعمال عوامی رائے شماری اور استنباب رائے عامہ کے ذریعہ عمل میں لایا جاسکے گا۔ دفعہ ۱۱۰۔ عدلیہ کے اختیارات کا استعمال عدالتوں کے ذریعہ ہوگا جس کا قیام اسلامی معیاروں کے مطابق عمل میں آئے گا اور عوامی حقوق کا تحفظ اور اسلامی عدل و انصاف کا نفاذ ان کا فرض ہوگا۔ (دفعہ ۱۱۸)۔ احتفامیہ کے اختیارات کا استعمال صدر جمہوریہ اور کابینہ کے ذریعہ عمل میں آئے گا۔ (دفعہ ۱۱۹)۔

سرکاری پچھم، زبان اور رسم الخط۔ ایران کا سرکاری پچھم سبز سفید اور سرخ رنگوں کا اور اسلامی جمہوریہ کے مخصوص نشان کے ساتھ ہوگا (دفعہ ۲۰)۔ ایران کے لوگوں کی مشترک زبان اور رسم الخط فارسی ہوگا اور تمام سرکاری دستاویزات اور خطوط کتابت اسی زبان اور رسم الخط میں ہوں گے لیکن سکولوں اور دستاویزی جرائد میں علقاتی زبانوں کے استعمال کی آزادی ہوگی (دفعہ ۲۱)۔

قوم کے حقوق۔ تمام افراد قانون کی نظر میں برابر ہوں گے (دفعہ ۲۲)۔ لوگوں کا عقیدہ، حیثیت، جان، جائے رہائش اور پیشہ قانوناً محترم اور ہر قسم کے تجاویز سے محفوظ ہوگا (دفعہ ۲۳)۔ لوگوں کی ڈاک اور ٹیلیفون سسٹم اور ٹریپ سے محفوظ ہوں گے اور ٹیلیگرام یا ٹیلیکس کی ترسیل پوکٹی پابندی نہیں ہوگی (دفعہ ۲۴)۔ اخبارات کو تہذیب کی اشاعت اور اپنی رائے کے اظہار کی آزادی ہوگی سوائے عفت عمومی یا دینی شعائر وغیرہ کے منافی مواد کی اشاعت کے (دفعہ ۲۵)۔ دینی سیاسی اور مختلف پیشوں کی پارٹیوں اور تنظیموں کے قیام کی قانونی حدود میں آزادی ہوگی (دفعہ ۲۶)۔ پرامن جلسوں اور جلسوں کی آزادی ہوگی (دفعہ ۲۷)۔ ہر شخص کو ہر جائز پیشہ اختیار کرنے کی آزادی ہوگی (دفعہ ۲۸)۔ حکومت کا فرض ہوگا کہ لوگوں کو صحت، علاج، بیکاری، ضعف، العمری اور کام سے معذوری کے بیمہ کا تمام لوگوں کے لئے انتظام کرے۔ کاشتکاروں، مزدوروں اور کم آمدنی والے گروہوں کو ترجیح دی جائے گی (دفعہ ۲۹)۔ افراد ایرانی شہریت سے صرف اس صورت میں محروم کئے جاسکیں گے جب وہ کسی دوسرے ملک کی شہریت قبول کر لیں (دفعہ ۳۰)۔ ہر شخص کو حصول انصاف کے لئے مجاز عدالت سے رجوع کرنے کا حق ہوگا (دفعہ ۳۱)۔ ہر شخص اس وقت تک بے گناہ متصور ہو گا جب تک اس کا جرم کسی مجاز عدالت میں ثابت نہیں ہو جاتا۔ (دفعہ ۳۲)۔ کسی شخص کو عدالتی حکم یا قانونی طریقہ کے بغیر گرفتار نہیں کیا جاسکے گا۔ گرفتاری کی صورت میں ملزم کو زیادہ سے زیادہ چوبیس گھنٹے کے اندر گرفتاری کے اسباب و دلائل سے آگاہ کر دینا ضروری ہوگا (دفعہ ۳۵)۔ اقرار جرم کے لئے جسمانی یا روحانی ایذا پہنچانا ممنوع ہوگا (دفعہ ۳۶)۔ نجی ملکیت جو قانونی ذرائع سے حاصل کی گئی ہو محترم ہوگی (دفعہ ۳۷) اور اس پر بغیر قانون کی منظوری یا جائز قیمت کی ادائیگی کے ضرورت عامہ کے نام پر حکومت قبضہ نہیں کر سکتی (دفعہ ۳۸)۔ ہر شخص کو قانونی طور پر اپنے علمی ادبی ہنری اور صنعتی کارناموں کے مادی اور روحانی فوائد سے بہرہ ور ہونے کا حق ہوگا (دفعہ ۳۹)۔ قابل کاشت زمینوں کو بغیر معقول وجہ کے غیر مزدور نہیں چھوڑا جاسکے گا (دفعہ ۴۰)۔ اور (اسی طرح) قابل کاشت زمین کو

نمبر مزبور سے میں تبدیل کرنا (مجی) ممنوع ہوگا (دفعہ ۳۵)۔

زیر زمین اور سمندری وسائل، کانیں، جنگلات، بند، دریا اور پانی کے دوسرے ذخائر، نجر زمینیں اور چرگاہیں قومی ملکیت شمار ہوں گی (دفعہ ۳۶)۔ اگر صنعتوں، زراعت یا تجارت کے شعبوں میں نجی ملکیت مفاد عامہ کے لئے باعث ضرور یا تجاویز ہو، تو قومی اسمبلی کی منظوری سے اس کو قومی ملکیت قرار دیا جاسکے گا (دفعہ ۳۶)۔

قومی اسمبلی اور اس کے اختیارات - قومی اسمبلی کے نمائندے خفیہ رائے دہی کے ذریعہ (دفعہ ۳۸) چار سال کے لئے (دفعہ ۳۹) دوسو ستر کی تعداد میں (دفعہ ۵۰) انتخاب کئے جائیں گے۔ زرتشتی اور یہودی ایک ایک الگ عیسائی لوگ دو نمائندے جدا گانہ منتخب کریں گے (دفعہ ۵۰)۔ اور تمام ارکان اسمبلی باقاعدہ اجلاس سے پہلے ایک حلف اٹھائیں گے جس میں اللہ تعالیٰ، قرآن اور انسانی شرافت کی قسم کھا کر عہد کریں گے کہ اسلامی انقلاب سے حاصل شدہ نتائج اور اسلامی جمہوریہ کے اصولوں اور قوم کی طرف سے سونپی ہوئی امانت کی حفاظت کریں گے۔ غیر مسلم اقلیتی نمائندے اپنی آسمانی کتاب کا نام لیں گے۔ (دفعہ ۵۱)۔ قومی اسمبلی عام قومی مسائل سے متعلق قانون سازی کیگی (دفعہ ۵۵)۔ جو اسلام اور آئین کے منافی نہ ہوں (دفعہ ۶۶)۔ اسمبلی ملک کی سرحدی حدود میں تبدیلی کی منظوری (دفعہ ۵۹)۔ پبلک کمپنیوں اور اداروں کے قیام اور تجارتی، صنعتی، زرعی اور معدنی امور میں اجارہ داری کی اجازت دیگی (دفعہ ۶۰) مارشل لا کا نفاذ سوائے جنگ کے مواقع پر ممنوع ہوگا (دفعہ ۶۸) کم از کم دس نمائندے حکومت سے جواب طلبی کر سکتے ہیں جس کی سماعت کے بعد حکومت اعتماد کا ووٹ لے گی عدم اعتماد کی صورت میں حکومت معزول ہو جائے گی۔ اور وزیراعظم یا اس وزیر کو جس سے جواب طلبی کی گئی ہو آئندہ فوری بننے والی کابینہ میں شرکت کا حق نہیں ہوگا (دفعہ ۶۰)۔ ارکان اسمبلی پر قابل دست اندازی پولیس جرم کے ارتکاب کی صورت میں فوراً اور ناقابل دست اندازی پولیس جرم کی صورت میں اسمبلی کی اجازت سے مقدمہ چلایا جائے گا۔ (دفعہ ۶۱)

رہا عامہ صحت، تعلیمی، تہذیبی اور اقتصادی اصلاحات کے لئے ہر دیہات، شہر، ضلع، ڈویژن اور صوبہ میں مخصوص کونسلیں ہوں گی (دفعہ ۶۳)۔

صدر جمہوریہ اور اس کے اختیارات - صدر جمہوریہ داخلی اور بین الاقوامی تعلقات اور آئین کے نفاذ سے متعلق امور میں ملک کی بلند ترین حیثیت کا مالک اور حکومت کے تینوں شعبوں میں باہمی نظم پیدا کرنے کا ذمہ دار ہوگا (دفعہ ۶۵)۔ وہ مسلمان، ایرانی الاصل اور ایران کا شہری ہوگا (دفعہ ۶۶)۔ اور چار سال کے لئے منتخب ہوگا اور صرف ایک دفعہ مزید منتخب ہو سکے گا (دفعہ ۶۷)۔ وہ اسمبلی میں براہ راست عام رائے دہی کے ذریعہ ایک حلف پڑھ کر اس پر دستخط کرے گا جس میں اللہ تعالیٰ اور قرآن کریم کی قسم کھا کر عہد کرے گا کہ آئین اور ملک کے سرکاری مذہب کا نگہبان رہے گا۔ افراد کی آزادی، احترام اور حقوق کی حمایت کرے گا۔ اور ہر قسم کی انانیت سے

پریز کرے گا (دفعہ ۸۲)۔ صدر قوانین کی توثیق مقررہ مہلت کے اندر کرے گا (دفعہ ۸۳)۔ جن قوانین کو وہ آئین یا اسلامی شریعت کے منافی سمجھتا ہو ان کو اسمبلی کو نظر ثانی کے لئے بھیج سکے گا اور مکرر اعتراض ہونے کی صورت میں آئین کی محافظ کونسل کے سامنے پیش کرے گا۔ (دفعہ ۸۴) ، سوائے مالی بلوں کے جن پر اسمبلی کی نظر ثانی کے بعد صدر کو توثیق کرنا ہوگی (دفعہ ۸۵) انتظامیہ اور قومی اسمبلی کے درمیان ناقابل عمل اختلاف کی صورت میں صدر، استصواب رائے عامہ کے ذریعہ اسمبلی کو قوم کی منظوری سے تہذیب کر سکتا ہے۔ انتخاب کا فوری اعلان کرے گا تاکہ چھ ہفتہ کے اندر نئی اسمبلی کام شروع کر دے (دفعہ ۸۶)۔ صدر کو اسمبلی کی منظوری سے عام معافی کا اعلان (دفعہ ۹۰) ، حکومت کی طرف سے اعزازی نشانات و القاب کے عطا کرنے (دفعہ ۹۱) ، دوسرے ملکوں میں بھیجے جانے والے ایرانی سفراء کے تعزیر (دفعہ ۹۲) ، تمام ایرانی افواج کی کمان (دفعہ ۹۳) ، دوسری حکومتوں سے معاہدوں (دفعہ ۹۴) اور اسمبلی کی منظوری سے جنگ کرنے یا جنگ بندی کے اعلان کا حق ہوگا (دفعہ ۹۵) صدر کی غیر حاضری یا بیماری کی صورت میں صدارت جمہوریہ کو نسل جو وزیراعظم، قومی اسمبلی کے اسپیکر اور عدالت عظمیٰ کے چیف جسٹس پر مشتمل ہرگی صدر کے فرائض انجام دے گی۔ (دفعہ ۹۶)۔ صدر کی معزولی، طویل بیماری یا دوسرے اسباب کی بنا پر صدر کی بوظرفی کی صورت میں صدر کا انتخاب پچاس روز کے اندر ہونا لازمی ہوگا (دفعہ ۹۸)۔ صدر پر خیانت یا ملک کی سلامتی کے خلاف سازش کے الزام کی صورت میں قومی اسمبلی کے تمام ارکان کی آئین چوتھائی تعداد کی رائے سے عدالت عظمیٰ میں مقدمہ چلایا جاسکے گا۔ (دفعہ ۱۰۲)۔

کابینہ۔ وزیراعظم کی تجویز اور صدر کی منظوری سے مقرر ہونگے اور قومی اسمبلی سے اعتماد کا ووٹ حاصل کریں گے (دفعہ ۱۰۳) کابینہ کی صدارت وزیراعظم کرے گا (دفعہ ۱۰۴)۔ وزیراعظم کا مسلمان، ایرانی الاصل اور ایرانی شہری ہونا لازمی ہوگا۔ (دفعہ ۱۰۶)۔ کابینہ کا ہر رکن اسمبلی کے سامنے جوابدہ ہوگا (دفعہ ۱۰۹)۔ اگر وزیراعظم یا کسی وزیر پر خیانت یا ملک کی سلامتی کے خلاف سازش کا الزام لگایا گیا ہو تو اسمبلی کی اکثریت کے ووٹ سے اس پر عدالت عظمیٰ میں مقدمہ چلایا جاسکے گا (دفعہ ۱۱۲)۔

مالیاتی امور۔ ہر قسم کا ٹیکس صرف قانون کے ذریعہ عائد کیا جائے گا (دفعہ ۱۱۳)۔ مالیاتی نظام عدل اور انصاف پر مبنی ہونا چاہیے (دفعہ ۱۱۵)۔ قومی بجٹ کو حکومت تیار کرے گی اسمبلی کی منظوری سے نافذ کرے گی (دفعہ ۱۱۶)۔

فوج۔ ملک کے استقلال اور علاقائی سالمیت کا تحفظ ایران کی اسلامی جمہوریہ کی فوج کی ذمہ داری ہوگی (دفعہ ۱۱۷) کوئی غیر ملکی افسر یا سپاہی ایرانی فوج میں قبول نہیں کیا جائے گا (دفعہ ۱۲۲)۔ سالانہ فوجی اخراجات کی منظوری قومی اسمبلی دے گی۔ (دفعہ ۱۲۳) کسی بھی غیر ملکی فوجی اڈہ کا قیام ایران میں ممنوع ہوگا اگرچہ اس کے مقاصد پر امن ہی کیوں نہ ہوں (دفعہ ۱۲۴)۔

عدلیہ - عوام اپنی شکایات کے سلسلہ میں ملک کی عدالتوں سے رجوع کر سکیں گے (دفعہ ۱۲۶)۔ عدلیہ مستقل ہوگی اور صدر اس کے استقلال کا ضامن ہوگا (دفعہ ۱۲)۔ جن صورتوں میں کسی جج کو فیصلہ دینے کے لئے موجودہ قوانین میں سند نہ ملتی ہو، تو وہ شریعت رواج، مسلم رسم، یا عام عدل و مصلحت کے تقاضوں کے پیش نظر فیصلہ دے گا۔ (دفعہ ۱۲۶)۔ خاص فوجی ذرائع سے متعلق جرائم کے لئے خاص فوجی عدالتیں قائم کی جائیں گی جبکہ فوجیوں اور پولیس کے دوسرے مقدمات کی سماعت عام عدالتوں میں ہوگی (دفعہ ۱۲۸)۔ شعبہ عدلیہ سے متعلق امور جیسے ججوں کا تقرر یا معزولی وغیرہ اعلیٰ عدالتی کونسل انجام دے گی جو عدالت عظمیٰ کے شعبوں میں سے تین افراد، دس سالہ تجربہ رکھنے والے ججوں میں سے چھ افراد، عدالت عظمیٰ کے چیف جسٹس اور آٹھ مارنیٹریل پزیشنز پر مشتمل ہوگی جو ہر پانچ سال کے لئے مقرر کئے جائیں گے (دفعہ ۱۲۹)۔

انتظامی عدالت - حکومت کے ملازمین کے خلاف عوام کی شکایات کی سماعت کے لئے مخصوص انتظامی عدالت قائم کی جائے گی (دفعہ ۱۳۱)۔

آئین کی محافظ کونسل - آئین کے تحفظ کے لئے ایک آئین کی محافظ کونسل قائم کی جائے گی جس میں شرعی مسائل میں اجتہاد کرنے والوں میں سے پانچ افراد اور قانونی مسائل میں نظر رکھنے والوں میں چھ افراد شامل ہوں گے جن میں سے تین افراد ملک کے لاکالوں کے استادوں اور تین عدالت عظمیٰ کے ججوں میں سے قومی اسمبلی انتخاب کرے گی (دفعہ ۱۳۲)۔ ان کا انتخاب دس سال کے لئے ہوگا لیکن پہلے دو برس پانچ سال بعد ہر گروہ میں سے دو افراد قریباً اتنا ہی کے ذریعہ بدل دیئے جائیں گے (دفعہ ۱۳۳)۔ محافظ کونسل کسی مرجع تقلید، صدر، عدالت عظمیٰ کے چیف جسٹس یا آٹھ مارنیٹریل کی درخواست پر کسی قانون پر غور کر سکے گی، بشرطیکہ اس قانون کی توثیق کو ایک ماہ سے زیادہ مدت نہ گزری ہو (دفعہ ۱۳۴)۔ اگر کونسل کسی قانون کو مسلم شرعی اصولوں کے صریحاً مخالف یا دستور کے دوسرے اصولوں کے منافی سمجھے تو وہ دلائل کیساتھ اس قانون کو قومی اسمبلی کو نظر ثانی کیلئے بھیج سکے گی اور قومی اسمبلی ان مذکورہ دلائل کے پیش نظر اس پر نظر ثانی کرے گی (دفعہ ۱۳۵)۔ کونسل کم از کم دو تہائی ارکان کی رائے سے فیصلہ کرے گی۔ (دفعہ ۱۳۶)۔

آئین میں تبدیلی - اگر قومی اسمبلی کی اکثریت یا کابینہ کی تجویز پر صدر آئین کی ایک یا متعدد دفعات میں نظر ثانی کی ضرورت کی درخواست کرے تو نظر ثانی قابل قومی اسمبلی یا کابینہ تیار کر کے قومی اسمبلی کے سامنے پیش کرے گی۔ قومی اسمبلی کے دو تہائی ارکان کی توثیق پر قوم سے استصواب رائے عامہ کے ذریعہ اس کی منظوری لی جائے گی۔ البتہ ملک کے نظام کا اسلامی ہونا اس دفعہ میں شامل نہیں ہوگا (دفعہ ۱۳۸)۔

نشریات کی آزادی - نشریاتی اداروں (ریڈیو اور ٹیلی ویژن) سے خبروں وغیرہ کے نشر ہونے کی آزادی ہوگی۔ ان اداروں کا نظم و نسق مملکت کے تینوں شعبوں کی مشترک نگرانی میں عمل میں آئے گا (دفعہ ۱۵۱)۔